السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک بہت ہی عزیز دوست جس سے مجھے بہت زیادہ محبت ہے، فرض نماز پڑھتا ہے نہ رمضان کے روزے رکھتا ہے، میں نے اسے سمجھایا ہے لیکن وہ میری بات نہیں مانتا تو کیا میں اس سے دوستی رکھوں یا نہ رکھوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس اور اس جیسے آدمیوں کے ساتھ اللہ تعالی کی خاطر بغض اور دشمنی رکھنا واجب ہے حتی کہ وہ توبہ کرلیں کیونکہ علماء کے صحیح قول کے مطابق ترک نماز کفر اکبر ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ ''آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق ترک نماز ہے۔'' (صحیح مسلم) نیز نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ ''ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے لہذا جو اسے ترک کردے وہ کافر ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے سند کے ساتھ بیان کیا ہے نیز اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔

کسی شرعی عذر کے بغیر رمضان کے روزے ترک کرنا بھی بہت بڑے جرائم میں سے ہے۔ بعض اہل علم کا یہ قول ہے کہ ''جو شخص مرض یا سفر وغیرہ کے کسی شرعی عذر کے بغیر رمضان کا روزہ ترک کرتا ہے تو وہ کافر ہے'' لہذا واجب ہے کہ آپ اس شخص سے بغض رکھیں اور اسے چھوڑ دیں حتی کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالی کے حضور توبہ کرے۔ مسلمان حکمرانوں پر بھی واجب ہے کہ وہ تارک نماز سے توبہ کرائیں، اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کردیا جائے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

فَإِن تابوا وَأَقامُوا الصَّلوٰةَ وَءاتَوُا الزَّكوٰةَ فَخَلّوا سَبيلَهُم ... ٥ ... سورة التوبة

''پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے لگیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔''

تو اس سے معلوم ہوا کہ جو نماز نہ پڑھے اس کی راہ نہ چھوڑی جائے، نیز نبی ﷺ نے فرمایا ''مجھے نمازیوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے'' تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ جو نماز نہ پڑھے اس کے قتل سے آپؐ کو منع نہیں کیا گیا۔ الغرض آیات واحادیث کے ادلہ شرعیہ سے یہ ثابت ہے کہ جو شخص نماز نہ پڑھے تو مسلمان حکمران پر یہ واجب ہے کہ اسے قتل کرادے بشرطیکہ وہ توبہ نہ کرے۔ ہم اللہ تعالی سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے دوست کو توبہ اور راہ راست کی توفیق بخشے!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص251

محدث فتویٰ